دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

31823

فتویٰ نمبر

برائے رابطہ: 0300-7895331 | 0300-9606524
www.darululoomkabirwala.com | owaisirshadahmad@gmail.com

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، پھر کچھ عرصہ گزرنے پر دوسری طلاق دی اور ارادہ یہ تھا کہ اب تیسری طلاق نہیں دوں گا۔ کچھ ہی ٹائم کے بعد یعنی پانچ، دس منٹ کے بعد صرف ڈرانے دھمکانے کے لیے کہا: آپ باپ کے گھر چلی جاؤ۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد کہا: جہاں چاہو شادی کر لو۔ کیا ان آخری الفاظ سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی جبکہ ان الفاظ سے طلاق کی نیت بھی نہ تھی بلکہ محض ڈرانے دھمکانے کے لیے کہے تھے۔ شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں؟

المستفتی

الجواب بتوفیق ملہم الصواب:

صورت مسئولہ میں دو بار طلاق کے صریح الفاظ کہنے سے بیوی پر دو رجعی طلاقیں واقع ہو گئیں، دوسری طلاق دینے کے کچھ دیر بعد "آپ باپ کے گھر چلی جاؤ، جہاں چاہو شادی کر لو" کہنے سے چونکہ شوہر کی نیت طلاق کی نہ تھی اس لیے ان الفاظ سے مزید طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اس صورت میں شوہر کو عدت کے دوران رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ دوران عدت رجوع نہ کرنے کی صورت میں عدت مکمل ہونے کے بعد باہمی رضامندی سے نئے مہر پر دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں، تاہم عدت مکمل ہونے کے بعد خاتون کسی اور شخص سے نکاح کرنا چاہے تو اسے یہ حق بھی حاصل ہے۔

والدلیل علی ذلک

فی الهندیة: ج ۱ ص ۳۷۵

وابتغی الازواج تقع واحدة بائنة ان نواها۔

وفی فتاوی قاضی خان: ج ۱ ص ۴۶۸

وفیما سوی ذلک من الکنایات نحو قولک حبلک علی غاربک ... الحقی، اذهبی، انتقلی، انطلقی، تزوجی، اعتدی ... لا یقع الطلاق الا بالنیة۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

[illegible]

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۴/۳/۱۴۴۲ھ